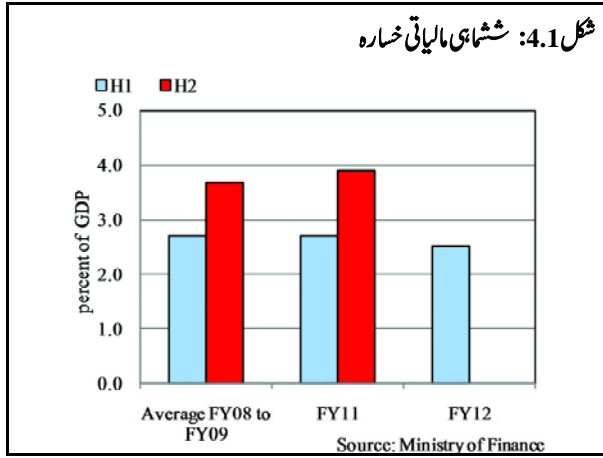


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی پالیسی



اگرچہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں مالیات کو کسی حد تک قابو میں رکھا گیا اور بجٹ خسارہ مجموعی ملکی پیداوار کا 2.5 فیصد رہا جو مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے خسارے سے کم ہے، تاہم پورے سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے دوسری ششماہی میں اب بھی سخت مالی انضباط کی ضرورت ہوگی۔ اس 12ء کے لیے بجٹ خسارے کا ہدف بڑھا کر 4.7 فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاہم، اس کا حصول مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر دشوار ہوگا:

(الف) ایک سال کے اندر خسارے کے رجحان کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سال کی دوسری ششماہی میں پہلی ششماہی سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے (شکل 4.1)۔

(ب) گزشتہ دو برسوں کے دوران حکومت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام) میں تخفیف کے ذریعے اخراجات کی نمو پر قابو پانے میں کامیاب ہوئی۔ چونکہ ترقیاتی اخراجات میں طویل عرصے کے لیے تخفیف سے طویل المیعاد معاشی نمو متاثر ہوتی ہے، اس لیے ممکن ہے کہ حکومت جاری سال کے لیے یہ راستہ اختیار نہ کرے۔ دراصل، تخمین پر مبنی بیرونی قرضوں کی متوقع ٹھوس آمد کے بل بوتے پر حکومت نے یہ اشارہ دیا ہے کہ وہ گزشتہ دو برسوں کے دوران معاشی نمو میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لیے تخمین شدہ رقم سے زیادہ خرچ کر سکتی ہے۔

مزید برآں، حکومت کو نومبر 2011ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے کے 391 ارب روپے اپنے ذمے لینے پڑے۔ اگرچہ یہ رقم رواں سال کے بجٹ میں ظاہر نہیں ہوگی، تاہم طویل المیعاد پائیداری کے لیے اس کے مضمرات منفی ہیں۔<sup>49</sup>

<sup>49</sup> اس 11ء کے دوران مالیاتی خسارہ بجٹ کے 4 فیصد کے ہدف کے مقابلے میں بڑھ کر 6.6 فیصد ہو گیا۔ اس کے سبب میں اخراجات کے حوالے سے بجٹ میں تجویز کردہ رقم سے زیادہ زراعت، بشمول کھیتی باڑی کے زراعت کے بقایا جات جبکہ حاصل کے حوالے سے ایف بی آر کی جانب سے ہدف سے کم حاصل کی وصولی اور اتحادی سپورٹ فنڈ میں رقم کی کم آمد شامل ہیں۔

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ				
ارب روپے				
پہلی ششماہی				
بجٹ تخمینہ م 12ء	م 11ء	م 12ء	مؤ (فیصد)	
2,870.5	989.6	1135.3	14.7	مجموعی حاصل
2,151.2	721.6	904.6	25.4	ٹیکس حاصل
719.3	268.0	230.6	-14.0	غیر ٹیکس وصولیاں
200.0	80.0	104.0	30.0	اسٹیٹ بینک کا واجب الادا منافع
118.7	66.9	4.6	-93.1	دفاع
3,721.2	1,480.0	1,667.8	12.7	مجموعی اخراجات
2,976.3	1,226.8	1,399.2	14.1	رواں
744.9	207.8	231.0	11.1	ترقیاتی اور خالص قرض گاری
	45.4	37.6	-17.1	غیر متعین
850.6	490.4	532.5	8.6	مجموعی خسارہ
ذرائع مالکاری				
134.5	47.0	34.0	-27.7	بیرونی وسائل
716.1	443.4	498.5	12.4	داخلی وسائل
303.5	286.0	302.0	5.6	بینکاری نظام
412.6	157.4	196.5	24.8	غیر بینک
بطور فیصد جی ڈی پی				
4.0	2.7	2.5		مجموعی مالیاتی خسارہ
	1.3	1.3		محصّل کا خسارہ
	1.1	1.9		بنیادی خسارہ

محاصل کے حوالے سے ایف بی آر نے م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 840.7 ارب روپے وصول کیے، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 27.1 فیصد کی نمو ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ اس سے ایف بی آر کی کچھلی کارکردگی کے مقابلے میں زیادہ کوششیں ظاہر ہوتی ہیں تاہم م 12ء کی پہلی ششماہی کے لیے میعاد دی تخمینوں سے رقم اب بھی 40 ارب روپے کم ہے۔

غیر ٹیکس محاصل کے حوالے سے اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی رقم کی آمد کے سلسلے میں اب تک غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا منافع، جو پالیسی ریٹ میں کمی کے باعث کم ہونے کا خدشہ تھا، شرح مبادلہ گھٹنے اور حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرضے کی ضروریات بڑھنے کے سبب 200 ارب روپے کے میزانیہ ہدف تک پہنچنے کا امکان ہے۔

اگرچہ م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 12.7 فیصد کی نمو گزشتہ سال جتنی تھی، تاہم ترقیاتی اخراجات میں 50 فیصد سے زائد اضافہ بلاشبہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ معاشی نمو کو تحریک اور بڑھاوا دینے کے لیے ملک کو سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

درحقیقت م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مارکیٹ میں سیالیت کی قلت کے باعث حکومت کا مرکزی بینک سے قرضے پر انحصار بڑھ گیا، جس سے کمرشل بینکوں کی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی استعداد متاثر ہوئی۔ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 227.9 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا جبکہ اسی مدت میں کمرشل بینکوں کو 45 ارب روپے کا قرضہ واپس کیا۔ یہ صورتحال پہلی سہ ماہی کے بالکل برعکس ہے، جب اسٹیٹ بینک کو 103.5 ارب روپے کے قرضے کی خالص واپسی ہوئی تھی اور کمرشل بینکوں سے قرض گیری 223 ارب روپے تک ریکارڈ کی گئی تھی۔

علاوہ ازیں، اگرچہ حکومت کو م س 12ء کے دوران بیرونی قرض گیری کے حوالے سے 134.5 ارب روپے کی خالص وصولی کی توقع تھی تاہم اسے اب تک صرف 34 ارب روپے وصول ہوئے ہیں۔ بیرونی مالکاری کی قلت کی وجہ سے ملکی ذرائع پر قرضے کا بوجھ مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

یہ امکان کم ہے کہ صوبے بجٹ میں مجوزہ فاضل رقوم ظاہر کر سکیں گے۔ ان خامیوں کے سبب بجٹ خسارے کا نظر ثانی شدہ ہدف بھی خطا ہونے کا امکان ہے۔ بلند خسارے کے ساتھ یہ مسلسل چوتھا سال ہوگا، جس کے معاشی نمو اور استحکام کے لیے منفی مضمرات ہیں۔ ہم نے اپنی رپورٹوں میں مالیاتی یکجائی کی اہمیت پر زور دیا ہے، جس کے لیے ایک مؤثر محصولاتی نظام وضع کرنے نیز غیر پیداواری اخراجات، بالخصوص سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور زراعت سے متعلق اخراجات کی روک تھام کی ضرورت ہے۔

#### ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

گذشتہ سال کے مقابلے میں م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کے حوالے سے کارکردگی حوصلہ افزا ہے۔ مجموعی ٹیکس وصولی میں 27.1 فیصد کی سال بسال نمو میں سب سے زیادہ مدد بلا واسطہ ٹیکسوں اور سیلز ٹیکس کے درآمدی جز سے ملی۔

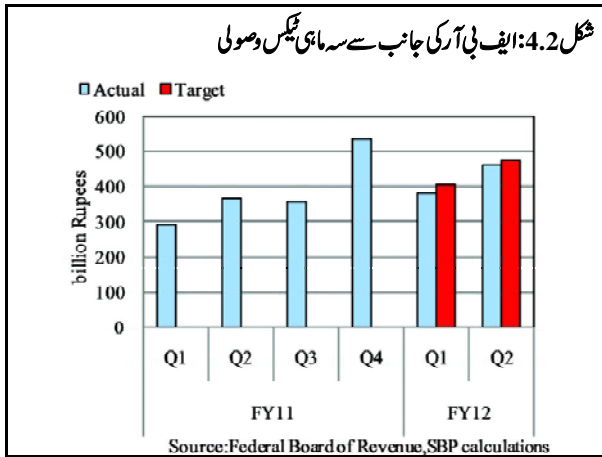
بلا واسطہ ٹیکسوں میں اضافہ بنیادی طور پر ”طلبی وصولی“ کے جز سے ہوا۔ اس مد کے تحت وصولی میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آر نے جمع کرائے گئے ٹیکس گوشواروں کے آڈٹ اور جانچ کے حوالے سے کوششیں تیز کر دی ہیں۔ تاہم بلا واسطہ ٹیکسوں سے وصولیوں میں پائیدار اضافے کے لیے محصولاتی اساس میں توسیع کی ضرورت ہے اور ایف بی آر کو اس سمت میں زیادہ کوششیں کرنا ہوں گی۔

سیلز ٹیکس کی وصولی اس لیے بہتر ہوئی کہ درآمدی جز کو ٹھوس نمو ملی جس کی وجہ درآمدات کی روپیہ مالیت میں اضافہ تھا۔ اس کے علاوہ سیلز ٹیکس کی متعدد مستثنیات کے خاتمے اور زیرو ریٹنگ کے طریقے کے استعمال کو چند شعبوں تک محدود کرنے کے سبب بھی ٹیکس وصولی میں مدد ملی۔<sup>50</sup>

تاہم خصوصی ایکسائز ڈیوٹی کا خاتمہ اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کے مجموعی دائرہ کار میں کمی (م س 12ء کے بجٹ میں متعارف کرائے گئے امدادی اقدامات) وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کی منفی نمو کا سبب بنے۔

<sup>50</sup> متعدد اشیا، بشمول کھاد، سی این جی گیس، سلنڈر، مشینری اور آلات، کنولا کے بیج اور چند نامیاتی کیمیکلز پر سیلز ٹیکس سے استثناء ختم کر دیا گیا تھا۔ جن اہم اشیا پر زیرو ریٹنگ کا مزید اطلاق نہیں ہوتا، ان میں پلٹری مصنوعات، کچھ گاڑیاں اور سائیکلیں شامل ہیں۔

جدول 4.2: جولاہی، دسمبر کے دوران ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی						
ارب روپے						
خالص وصولی		نمو		سالانہ ہدف کا فیصد		
مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 12ء
240.9	312.6	13.9	29.8	38.4	42.0	42.0
420.8	528.2	13.5	25.5	43.8	43.7	43.7
282.6	381.0	16.4	34.8	43.2	45.5	45.5
58.1	53.5	2.6	-8.1	43.8	32.3	32.3
80.0	93.7	12.3	17.1	46.2	45.4	45.4
661.7	840.7	13.7	27.1	41.7	43.1	43.1
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو						



کسٹم ڈیوٹی کی وصولی عموماً درآمدات کی روپیہ مالیت کے رجحان کی تقلید کرتی ہے۔ بالخصوص، مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی روپیہ مالیت میں 21.1 فیصد اضافے کے سبب کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں میں 17.1 فیصد نمو ہوئی۔

پہلی ششماہی میں 883.9 ارب کے تخمینے (میعادی تخمینوں پر مبنی) کی بہ نسبت مجموعی وصولی صرف 840.7 ارب روپے تھی (شکل 4.2)۔ اس کی وجہ سے ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف، جسے پہلے ہی

مختلف خطرات لاحق ہیں، پورا ہونے کی توقع نہیں ہے۔ درحقیقت، ہدف مقرر کرتے وقت وفاقی حکومت نے خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنے کی منصوبہ سازی کی تھی۔ تاہم، 18 ویں ترمیم سے استفادہ کرتے ہوئے سندھ نے خدمات پر اپنے طور پر ٹیکس وصولی شروع کر دی ہے، جس سے ایف بی آر کے ہدف کے پس پشت کارفرما بنیادی مفروضوں پر ضرب پڑی ہے۔<sup>51</sup> تاہم ایف بی آر اپنے 1952.3 ارب روپے کے ہدف کے حصول کے لیے پرعزم ہے اور اس نے مذکورہ ہدف پر نظر ثانی نہیں کی ہے۔

#### صوبائی مالیاتی کارروائیاں

گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی حکومتوں کی 20.6 ارب روپے کی مجموعی فاضل رقم ایک

51 اگرچہ صوبوں کو آئین میں 18 ویں ترمیم سے قبل ہی خدمات پر خود جزل سیلز ٹیکس وصول کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی، تاہم اس ترمیم کے بعد اس حق کی مزید توثیق ہو گئی۔ اس کے باوجود ماسوائے سندھ کے دیگر صوبے وفاقی حکومت کو فراہم کی جانے والی خدمات پر ٹیکس وصولی کے حق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ اگر وفاقی حکومت یہ ٹیکس وصول کرتی ہے تو این ایف سی ایوارڈ کے مطابق حاصل تقسیم کرے گی۔ تاہم، سندھ اگر خدمات پر سیلز ٹیکس خود وصول کرے تو صوبے میں خاصی کاروباری سرگرمیوں کے باعث اسے این ایف سی ایوارڈ کی بنیاد پر اپنے حصے سے زیادہ محاصل وصول ہونے کی توقع ہے۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی کے لیے صوبائی مالیات										
ارب روپے										
مجموعی	بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب			
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
569.0	517.4	64.1	64.1	97.6	107.1	158.8	135.3	248.6	210.9	مجموعی حاصل
466.0	418.6	52.7	49.6	74.6	64.0	124.2	118.6	214.6	186.4	وفاقی حاصل میں حصہ
37.3	27.8	0.5	0.4	1.6	1.5	18.1	11.6	17.2	14.3	محصولات
23.8	25.3	0.6	1.9	6.7	10.5	2.9	2.7	13.6	10.2	غیر ٹیکس حاصل
41.9	45.6	10.4	12.1	14.7	31.1	13.6	2.4	3.2	0.0	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
548.4	417.3	49.5	34.2	87.4	67.3	154.6	121.6	256.8	194.2	مجموعی اخراجات
458.9	359.2	41.3	28.8	66.0	54.6	144.0	103.3	207.7	172.5	جاری
89.4	58.2	8.3	5.4	21.5	12.7	10.6	18.4	49.1	21.8	ترقیاتی
20.6	100.0	14.5	29.9	10.1	39.8	4.1	13.6	-8.2	16.7	مجموعی توازن
0.10	0.55	0.07	0.17	0.05	0.22	0.02	0.08	-0.04	0.09	بطور فیصد جی ڈی پی

صحتمند تصویر پیش نہیں کرتی۔ گزشتہ سال ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے صوبوں کی جانب سے وفاقی محاصل کے بڑے حصے کی وصولی شروع کرنے کے بعد صوبائی فاضل رقم 100 ارب روپے تک تھی۔

م 12ء کے لیے 125 ارب روپے کے میزانیہ ہدف کے حوالے سے پہلی ششماہی کے مجموعی توازن کا مطلب یہ ہے کہ اب تک صرف 16.5 فیصد حاصل ہوا ہے۔ اخراجات اور محاصل، دونوں سے متعلق عوامل اس خراب کارکردگی کا باعث ہیں۔

اگرچہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تمام صوبائی حکومتوں کے اخراجات میں اضافہ متوقع تھا، تاہم اصل اضافہ خاصا زیادہ ہے۔ رواں اخراجات میں 99.8 ارب روپے کے مجموعی اضافے میں صرف سندھ کے اخراجات میں 40.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کے بعد پنجاب کے اخراجات میں 35.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے پنجاب باقی تین صوبوں سے آگے ہے، جب کہ اس میں سندھ کے اخراجات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

اٹھارہویں ترمیم سے صوبوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ خود اپنے محاصل میں اضافہ کریں۔ تاہم اس ضمن میں صوبوں کی رفتارست نظر آئی۔ سندھ نے خدمات پریسنگ ٹیکس کی مد میں محصول کی وصولی شروع کرنے کے بعد صوبائی ٹیکسوں میں کچھ اضافہ ظاہر کیا۔ دیگر صوبوں کی جانب سے خود اپنے وسائل بروئے کار لانے کی ٹھوس کوششیں ابھی تک بار آور ثابت نہیں ہوئیں۔

## 4.2 ملکی اور بیرونی قرضہ

پہلی سہ ماہی کے دوران معمولی اضافے کے بعد م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کے سرکاری قرضے کے اسٹاک میں بڑا اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور دسمبر 2011ء کے اختتام پر 120 کھرب روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.4)۔ دوسری سہ ماہی کے دوران قرض کے بوجھ میں اضافہ پاور

جدول 4.4: قرضوں کے خاکے میں رد و بدل					
ارب روپے					
م 12ء		م 11ء			
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 11ء	
363.4	322.7	282.7	556.4	12832.2	مجموعی قرضہ اور واجبات
420.4	324.9	308.4	577.1	12269.8	مجموعی قرضہ
641.7	207.6	335.9	304.7	6866.3	ملکی حکومتی
-306.8	25.2	31.6	-15.9	130	ملکی سرکاری ادارے
85.5	92.9	-59.1	288.3	5273.6	بیرونی
-57	-2.2	-25.8	-20.7	562.4	مجموعی واجبات
-60.9	-2.8	-22.9	-27.5	335.9	ملکی
3.9	0.6	-2.9	6.8	226.5	بیرونی
یادداشتی اجزا					
729.3	267.9	288.8	587.2	11992.8	سرکاری قرضہ <sup>1</sup>
336.7	269.5	288.8	587.2	11601.8	ایڈجسٹ کیا گیا سرکاری قرضہ <sup>2</sup>
1 سرکاری قرضے میں ملکی حکومتی اور بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کا قرضہ اور بیرونی واجبات شامل ہیں					
ایڈجسٹ کیے گئے سرکاری قرضے میں نومبر 2011ء کے یکبارگی اضافے کے اثرات شامل نہیں					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

سیکٹر کے پی ایس ایز اور حکومت کی جانب سے اجناس کی خریداری پر مامور ایجنسیوں کے مابین ایک گردش قرضے کے تصفیے کا نتیجہ تھا۔ اس عامل کے خاتمے کے بعد م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کے انبار میں اضافے کی رفتار کم ہوئی ہے۔

اگرچہ اس یکبارگی عامل کے سبب دسمبر 2011ء کے اختتام پر سرکاری قرضے کا بوجھ بڑھ کر مجموعی ملکی پیداوار کا 61.1 فیصد ہو گیا، تاہم اس کی وجہ سے حکومت کو کچھ بچت ہوئی، جو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے جاری کردہ ٹرم فننس سرٹیفکیٹس کے مقابلے میں حکومتی تمسکات پر کم شرح سود کا نتیجہ تھی (باکس 4.1)۔ تاہم، شعبہ توانائی کے نقصانات ملک کے قلیل مالیاتی وسائل پر بھاری بوجھ کا باعث ہیں۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق گردش قرضے کے تصفیے کے لیے واپڈا اور کے ای ایس سی کو پاور ہولڈنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ کمپنی کے ذریعے جاری کردہ ٹی ایف سیز پر سود کی ادائیگیوں سمیت صرف ٹیرف کی مد میں ادا کردہ تفرقی زراعت کی رقم م 11ء کے دوران جی ڈی پی خام ملکی پیداوار کا 1.8 فیصد ہو گئی، جس کا گذشتہ سال کے مالیاتی خسارے میں 27.2 فیصد حصہ ہے۔

#### باکس 4.1: گردش قرضے کا تصفیہ، حکومت کو مالیاتی ریلیف

نومبر 2011ء میں حکومت نے 12 ماہ کے فریڈری بلز اور 5 سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے گردش قرضے کو جزو اچکانے کے لیے کرٹل بینکوں سے 391 ارب روپے قرض حاصل کیا۔ یہ یکبارگی تصفیہ مالیاتی اصلاحی اقدام ہے، جس سے حکومت کو سودی ادائیگیوں پر خاصی بچت کرنے میں مدد ملی گی۔

تفصیلات کے مطابق مجموعی رقم میں سے 312.8 ارب روپے پاور سیکٹر کے دعووں کے تصفیے کے لیے حاصل کیے گئے، جس میں سے بیشتر رقم حکومت کی جانب سے ٹی ایف سیز کے اجراء کے ذریعے گردش قرضے کے مسئلے کے حل کے لیے 2009ء کے وسط میں قائم کی گئی پاور ہولڈنگ کمپنی کے ذریعے حاصل کی گئی۔ ٹی ایف سیز حکومت کے ضمانت شدہ تھے اور ان پر سود کی ادائیگیوں کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی تھی۔ تاہم، ان ٹی ایف سیز میں سرمایہ کاری سے توانائی کے شعبے میں بینکوں کا انکشاف قرض بڑھ گیا اور یہ بینکوں کی جانب سے اس شعبے کو مزید قرض گاری کی ترغیب میں

جدول 4.1.1: م 13ء میں بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے کے تصفیے سے جڑی پخت			
ارب روپے			
سودی ادائیگیاں			
	قبل از اصلاح	بعد از اصلاح	پخت
میعادی مالکاری وثیقہ جات	55.7		
ٹی بلز	22.0		
پی آئی بی	22.8		
مجموعہ	55.7 *	44.8	10.9
* سرکاری پخت کے تخمینے کے لیے ہم نے فرض کیا ہے کہ میعادی مالکاری وثیقہ جات پر م 13ء میں سودی ادائیگیاں م 12ء کے دوران تخمینے کی سطح پر ہی رہیں گی۔			
ماخذ: بجٹ دستاویزات اور بینک دولت پاکستان کے تخمینے			

روپے سودی ادائیگیوں کی مد میں ادا کرنے ہوں گے۔ مجموعی حوالے سے م 13ء میں ان دونوں وثیقہ جات پر سودی ادائیگی تقریباً 44.5 ارب روپے ہوگی، جو م 12ء میں صرف پاور سیکٹر کے گردشی قرضوں کی تین شدہ ادائیگیوں سے بھی کم ہے۔ فرض کیا جائے کہ ٹی ایف سیز پر سودی ادائیگیاں م 12ء کے لیے تین شدہ سطح پر برقرار رہتی ہیں، اگر م 13ء میں گردشی قرضے کا تصفیہ نہیں ہوتا تو یہ انتظام آئندہ برس حکومت کے لیے سودی ادائیگیوں کی مد میں 10 ارب روپے سے زائد پخت کی نشاندہی کرتا ہے (جدول 4.1.1)۔

بیرونی مالکاری کی عدم موجودگی میں اس مالیاتی عدم توازن کی مالکاری کے لیے گراں ملکی وسائل پر انحصار کی وجہ سے ملک کا ادائیگی قرض کا بوجھ بڑھ رہا ہے اور اس طرح انتظام قرض کی صورت حال پیچیدہ ہو رہی ہے۔<sup>52</sup> گذشتہ کئی برسوں کے دوران اکٹھا ہونے والے محصولاتی اور بنیادی خساروں کی موجودگی میں قرضے کی ادائیگی میں اس طرح اضافہ قرض گیری کی ضروریات میں مزید اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ صورت حال ملک کو قرضے کے جال میں جکڑ سکتی ہے۔

ان خدشات کے علاوہ م 12ء کی دوسری ششماہی میں حکومت کی جانب سے خسارے کی تسلیک میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مارکیٹ میں سیالیت کی مشکل صورت حال کے پیش نظر حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی جانب سے سرمایہ کاری حکومت کی ضروریات سے کم ہوئی۔ چنانچہ، م 12ء کی دوسری ششماہی کے دوران حکومت مرکزی بینک سے 'صفر' خالص سرمایہ قرض گیری کی خود مقرر کردہ حد پوری نہیں کر سکی۔<sup>53</sup>

تاہم مثبت پہلو یہ ہے کہ م 12ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ڈی بی) کو واجب الادا 420 ملین یورو بیرونی قرضے کے اجراء ثانی کی ادائیگی حکومت کے لیے کچھ اطمینان کا باعث ہوئی۔

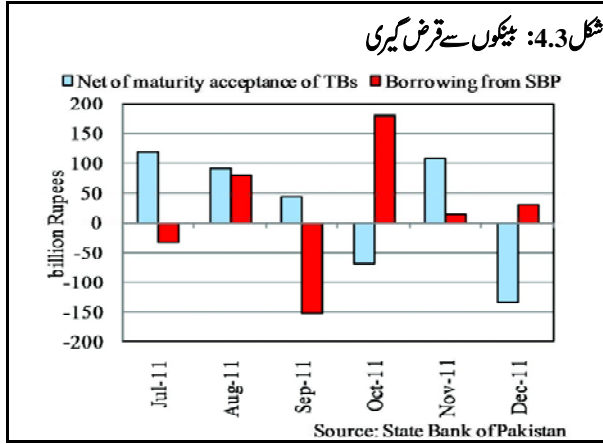
### حکومتی ملکی قرضہ

خسارے کی مالکاری کی ضروریات کے ساتھ حکومت کی جانب سے گردشی قرضے کے تصفیے کے نتیجے میں م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے کے اسٹاک میں 849.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا۔ چند اہم پہلوؤں پر آئندہ سطور میں بحث کی گئی ہے۔

52 م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں سال بسال 21.7 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔

53 م 12ء کی دوسری سرمایہ میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 227.9 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا۔

جدول 4.5: ملکی حکومتی قرضہ				
ارب روپے				
مئی 12ء میں ردوبدل		اختتامی اسٹاک		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 11ء	جون 11ء	
641.7	207.6	6,866.3	6,017.0	ملکی قرضہ
281.9	56.2	1,462.6	1,124.4	مستقل قرضہ
325.9	106.5	3,667.8	3,235.4	رواں قرضہ
33.9	44.8	1,734.5	1,655.8	غیر رقم قرضہ
0.0	0.0	1.4	1.4	بیرونی کرنسی آلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان				



اس مدت کے دوران ٹریژری بلز کی خالص عرصیت کی قبولیت 96.5 ارب روپے پر منفی رہی (شکل 4.3) جس کی وجہ سے حکومت کو مالکاری کے ضمن میں قرضہ حاصل کرنے کے لیے مرکزی بینک سے رجوع کرنا پڑا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری گزشتہ چار سہ ماہیوں میں منفی رہنے کے بعد دسمبر 2011ء میں سہ ماہی کے اختتام پر 227.9 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

#### مستقل قرضہ

مستقل قرضے کے اسٹاک میں مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 338.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ریکارڈ کی گیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس اضافے کا بڑا حصہ گزشتہ قرضے کے تصفیے کے لیے پانچ سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے حاصل کیے گئے 195 ارب روپے کی وجہ سے تھا۔ تاہم جو ٹریژری بلز کے ساتھ ہوا تھا کچھ اسی طرح انوسٹمنٹ دسمبر 2011ء میں کمرشل بینکوں کی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز میں دلچسپی بھی ختم ہو گئی کیونکہ حکومت اس ماہ میں منعقدہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی نیلامی میں ہدفی رقم کا صرف 41.7 فیصد حاصل کر سکی (جدول 4.6)۔

مزید برآں، حکومت نے دسمبر 2011ء کے دوران منعقدہ نیلامی میں تین سالہ اجارہ صکوک کے ذریعے 50 ارب روپے کی ہدفی رقم کے مقابلے میں 70.3 ارب روپے حاصل کیے۔ اس اجراء میں ہدف سے زیادہ قبولیت اسلامی قرضہ جاتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کی طلب کی غماز ہے اور

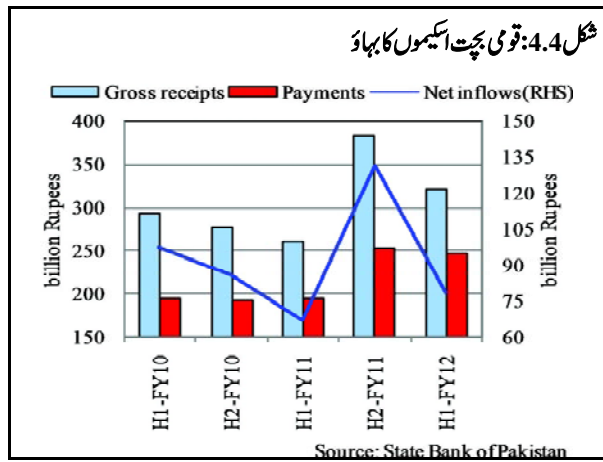


جدول 4.6: پی آئی بی کی نمایاں					
ارب روپے					
اگست 11ء	ستمبر 11ء	اکتوبر 11ء	نومبر 11ء*	دسمبر 11ء	
30.0	20.0	15.0	15.0	15.0	اہداف
40.5	25.9	18.9	11.2	6.3	قبولیت
* نومبر 2011ء میں حکومت نے گروڈی قرضے کے تصفیے کے لیے بذریعہ پی آئی بی 195.3 ارب روپے بھی اکٹھا کیے۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

قرض منڈی کے تنوع کی پیش گوئی کرتی ہے۔

#### غیر فنڈ قرضہ

اکتوبر 2011ء میں قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں کمی سے قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات میں مجموعی سرمایہ کاری کی بظاہر حوصلہ شکنی نہیں ہوئی ہے، جس میں م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 59.5 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا (شکل 4.4)۔ ان اسکیموں میں رقم کی بھرپور آمد سے بڑے سرمایہ کاروں کو بھاری ادائیگیوں کے بعد خالص سرمایہ کاری میں بڑی کمی کا سد باب کرنے میں مدد ملی کیونکہ ای سی سی کے فیصلے کے مطابق اپریل 2011ء میں ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی لگادی گئی تھی۔<sup>54</sup> تاہم، قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں جنوری 2012ء میں مزید کمی کی گئی ہے۔ چونکہ مستقبل میں بھاری ادائیگیاں جاری رہنے کا امکان ہے، چنانچہ قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں مزید کمی کے غیر فنڈ قرضے میں سرمایہ کاری پر اثرات اب تک غیر یقینی ہیں۔



ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیاں

حکومت کی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے باعث اور جزوی طور پر گذشتہ سال کے دوران قرضے کی زائد لاگت کی وجہ سے م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیوں میں سال بسال 21.7 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ ان ادائیگیوں میں 6 ماہ کے ٹریژری بلز کا سب سے زیادہ حصہ تھا (جدول 4.7)۔ ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت میں حالیہ بہتری کے باعث م س 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ادائیگی قرض کی رفتار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تاہم، یہ اطمینان زیادہ عرصے تک رہنے کا امکان نہیں ہے کیونکہ گروڈی قرضے کے تصفیے کے لیے جاری کردہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر سود کی ادائیگیاں م س 12ء کی آخری سہ ماہی میں شروع ہو جائیں گی۔ درحقیقت، ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیوں میں م س 12ء کی چوتھی سہ ماہی سے نمایاں اضافہ ہونے کا امکان ہے کیونکہ قرضے کے مجموعی اسٹاک کے تقریباً ایک چوتھائی کی عرصیت ایک سال ہے اور ادائیگی آئندہ سال کرنی ہے۔

<sup>54</sup> م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فنڈ قرضے میں ان وثیقہ جات کی مد میں ادائیگیوں میں سال بسال 49.9 ارب روپے کے بھاری اضافے کے باوجود خالص سرمایہ کاری میں 11.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

جدول 4.7: جولائی تا دسمبر کے دوران کئی قرضوں پر سودی ادائیگیاں				
ارب روپے				
تہدیلی	م 12ء	م 11ء	م 10ء	
مستقل قرضے	17.2	60.1	42.9	40.9
رواں قرضے	22.1	176.6	154.5	86.2
سہ ماہی	-8.6	7.1	15.6	1.5
شش ماہی	58.7	76.5	17.8	12.2
بارہ ماہی	-29.1	10.1	39.2	3.0
ایم آر ٹی بیز	1.1	83.0	81.9	69.4
غیر فنڈ قرضے	23.3	114.4	91.2	141.2
کل کئی قرضے	62.6	351.2	288.6	268.2
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

#### بیرونی قرضہ اور واجبات

بیرونی قرضے کی آمد میں اس سال بھی کمی واقع ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی بیرونی قرضے اور واجبات کا اسٹاک اختتام جون 2011ء کی پوزیشن کے مقابلے میں م 12ء کی پہلی شش ماہی کے دوران 710.8 ملین ڈالر کی کمی ریکارڈ کر رہا ہے (جدول 4.8)۔ م 12ء کے دوران قرضوں اور گرانٹس کی مد میں 3.7 ارب ڈالر کی آمد کے بجٹ تخمینوں میں سے م 12ء کی پہلی شش ماہی کے دوران صرف 30.4 فیصد حاصل ہو سکا ہے۔

جدول 4.8: جولائی تا دسمبر میں بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں تبدیلی		
ملین امریکی ڈالر		
م 12ء	م 11ء	
-915.0	2,590.0	سرکاری قرضہ
-355.0	1,893.0	حکومتی قرضے
-496.0	659.0	آئی ایم ایف سے
-64.0	38.0	زرمبادلہ کے واجبات
51.6	-136.0	پی ایس ایف کے بیرونی قرضے
152.6	98.0	نجی شعبے کے بیرونی قرضے
-710.8	2,552.0	مجموعی بیرونی قرضہ
ع: عبوری		
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

تاہم مثبت امر یہ ہے کہ حکومت آئی ڈی بی کو دسمبر 2011ء میں واجب الادا 420 ملین یورو کے ایک قرضہ کے 6 سے 18 ماہ کے درمیان کی مدت کے لیے اجرائے ثانی میں کامیاب ہو گئی۔ علاوہ ازیں، 500 ملین ڈالر کی چین کی امانتوں جنوری 2012ء میں واجب الادا تھیں، کا اجرائے ثانی بھی کیا جا رہا ہے۔ اس انتظام سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم ہوگا جو اختتام جون 2011ء پر 27.9 درآمدی ہفتوں کے مساوی تھے، اختتام دسمبر 2011ء پر کم ہو کر 23.6 درآمدی ہفتوں کے مساوی ہو گئے۔